تازہ اطلاع

زیورچ ۱۵ رمئی بذریعہ تار۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ آج جرمنی اور مشرقی افریقہ کے بعض احمدی احباب حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ مفصل حالات کل کے پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5254

یوم: سہ شنبہ ★ ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۷ ہجرت ۱۳۳۴ ہش ★ ۱۷ مئی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۱۸

مذہبی مقامات کی حفاظت اور سرحدی حادثات کی روک تھام کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا

نئی دہلی میں ہندوستان اور پاکستان کے وزراء داخلہ کے درمیان تفصیلی مذاکرات

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا اور پنڈت گوبند وبھ پنت کے درمیان یہاں ایک کانفرنس میں تین اہم مسائل کے بارے میں مکمل سمجھوتہ ہو گیا۔ پہلا مسئلہ سرحدی حادثات کی روک تھام کے متعلق تھا۔ جس کے بارے میں اس اصول پر متفقہ سمجھوتہ ہو گیا۔ کہ ایسے طریقے اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ جن کے ذریعے ایسے سرحدی حادثات کے اعادہ کی روک تھام کی جا سکے۔ جیسا کہ حال ہی میں جموں و سیالکوٹ کی سرحد پر موضع نیکو دال میں پیش آیا —— کانفرنس میں ایک کمیٹی بھی تشکیل کی گئی ہے۔ جسے ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ اس اصول کو روبعمل لانے کے متعلق عملی اقدامات کے بارے میں ۱۷ مئی تک اپنی رپورٹ پیش کرے —— دوسرا مسئلہ دونوں ملکوں کے مقدس مقامات کی حفاظت کے متعلق تھا۔ اس سلسلہ میں بھی مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

کانفرنس میں تیسرا یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ دونوں ملکوں کے مابین سفر کی مزید سہولتوں کا انتظام کیا جائے۔ اس مسئلہ پر بھی مکمل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کانفرنس میں بعض اور ایسے مسائل بھی زیر بحث آئے جو انہی تین اہم مسائل کے سلسلہ کی کڑی تھے۔ ان مسائل پر بحث بھی کامیاب رہی۔ کانفرنس میں پاکستان کے ہائی کمشنر متعینہ ہندوستان راجہ غضنفر علی خاں، پاکستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر سی۔ سی ڈیسائی، وزارت داخلہ کے سیکرٹری مسٹر دتا اور وزارت امور خارجہ کے نائب سکرٹری مسٹر ترویدی بھی شامل تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

حضور ایدہ اللہ کی صحت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہو رہی ہے

ربوہ ۱۶ رمئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق زیورچ سے قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے ۱۴ رمئی کو جو تار ارسال فرمائی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۱۴ رمئی دس بجے شب

"ڈاکٹر روزیئر کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق آج دانتوں کے ایک ڈاکٹر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا معائنہ کیا۔ حضور کی صحت میں بفضلہ ترقی ہو رہی ہے —— مشتاق احمد باجوہ"

احباب حضور ایدہ کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

عراق اور جاپان کا معاہدۂ صلح

بغداد ۱۶ رمئی۔ عراق کے ایوانِ نمائندگان نے ایک بل منظور کیا ہے۔ جس کے مطابق جاپان کے ساتھ معاہدۂ صلح کی توثیق ہو گئی ہے۔ اب یہ بل سینیٹ میں پیش ہو گا۔ ایوان نے کمیونسٹوں کو حقوق شہریت سے محروم کرنے کا بل بھی منظور کر لیا۔

بھارت میں نئے برطانوی کمشنر کا تقرر

لنڈن ۱۶ رمئی۔ جنوب مشرقی ایشیا میں برطانوی کمشنر جنرل مسٹر میکڈانلڈ کو ہندوستان میں سر الیگزینڈر نیڈر کی جگہ برطانیہ کا ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

روس اور یوگوسلاویہ میں بات چیت مساویانہ بنیاد پر ہو گی

"ہم پوری طرح آزاد ہیں اور کسی کو اپنے معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں دیں گے"

بلغراد ۱۶ رمئی۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو نے کہا ہے کہ اگلے ماہ روس اور یوگوسلاویہ میں جو بات چیت ہونے والی ہے وہ مساویانہ بنیاد پر ہو گی۔ کل انہوں نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یوگوسلاویہ پوری طرح آزاد ہے اور وہ اپنے اندرونی معاملات میں کسی کو دخل دینے کی ہرگز اجازت نہیں دے گا۔ انہوں نے کہا ہم پہلے کی پیچھے کوئی بات نہیں کرنا چاہتے عالمی مسائل کے بارے میں یوگوسلاویہ کا موقف واضح ہے۔ وہ مغربی طاقتوں سے اچھے تعلقات رکھے گا۔ اگر عالمی مسائل پر وہ روس کے ساتھ بات چیت کی وجہ سے کسی کو یہ شبہ ہو کہ یوگوسلاویہ کے تعلقات مغربی طاقتوں کے ساتھ دوستانہ نہیں رہیں گے تو غلطی پر ہے۔ ویسے ہماری پالیسی ظاہر ہے کہ یوگوسلاویہ کسی بلاک میں شامل نہیں ہو گا۔ وہ عالمی پیمانے پر گروپ بندی کی باہمی کشمکش کو عالمی امن کے لئے مفید نہیں سمجھتا اسی لئے یوگوسلاویہ معاہدہ شمالی اوقیانوس میں شامل ہونے کے خلاف ہے۔ وہ مختلف نظاموں کے ایک ساتھ زندہ رہنے کے اصول کا قائل ہے اور اسی پر کاربند رہنا چاہتا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ روس کے ساتھ بات چیت خود روس کی درخواست پر کی جا رہی ہے

مسجد مبارک ربوہ میں درس القرآن

ربوہ ۱۵ رمئی۔ کل مورخہ ۱۴ رمئی ہفتہ کے روز سے مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین نے مسجد مبارک میں سورۃ القصص سے قرآن مجید کا درس شروع کیا آپ سورۃ الاحقاف تک درس دیں گے۔ آپ سے قبل مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے سورۃ مریم سے سورۃ القصص تک درس مکمل کیا تھا۔

اس سال کا سب سے بڑا اور آخری ایٹمی دھماکہ

واشنگٹن ۱۶ رمئی۔ کل صحراء نوادا میں ایٹمی دھماکے کا ایک اور تجربہ کیا گیا۔ امریکی تجربات کے سلسلے میں یہ اس سال کا آخری اور سب سے بڑا دھماکہ تھا۔ اس سال امریکہ میں تجرۃً کل چودہ ایٹمی دھماکے ہوئے اس آخری اور چودھویں تجربہ میں ایک .. ۵ فٹ بلند آہنی مینار کی چوٹی سے یہ دھماکہ ہوا۔ دھماکے کے بعد ۴۰۰ میل دور تک ... روشنی کی چمک نظر آئی

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۵۵ء

معاشرہ کی تلخی

مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی تحریک فساد جس کے اٹھانے کا سہرا مجلس احرار کے سر ہے یوں ہی غرض سے شامل ہو گئے کہ انہیں اپنی قیادت کے لئے وسیع تر میدان کے امکانات نظر آئے۔ حالانکہ پہلے وہ کئی بار اس رائے کا اظہار کر چکے تھے۔ کہ احمدیت کی طرف توجہ دینی ان کے لئے ضروری نہیں۔ لیکن جب سستا سودا نظر آیا۔ تو آپ ہمہ تن احرار اور دوسرے تخریبی عناصر کے ساتھ جو اس شورش کو کارآمد بنانا چاہتے تھے شیر و شکر ہو گئے۔

اس طوفان کا فائدہ اٹھانے کیلئے آپ نے نہ صرف مجلس عمل میں شمولیت کی بلکہ احمدیت کے خلاف غلط فہمی پھیلانے والی تقریریں بھی فرمائیں۔ تحریریں بھی شائع کیں اور بیانات بھی دیئے۔ اور اپنے اثر اور اپنی ادبی مہارت کا پورا پورا زور خرچ کیا۔ اور احمدیت کے خلاف جن باتوں کو احمدیہ لٹریچر سے کتر و بیونت کر کے احراری اور ان کے ہمنوا ہوا دے رہے تھے۔ انہیں کو ایک نئے رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اور وہی چیزیں جو مخالفین اسلام نے عوام کو بھڑکانے اور غلط فہمیاں ڈالنے کے لئے گھڑی ہوئی تھیں انہی کو بخیال خود معقولیت کا جامہ پہنانے کی سعی فرمائی۔ احمدیت پر وہی غلط الزامات جو پہلے لگاتے آئے تھے۔ آپ نے بھی تقریباً وہی الزامات اندھا دھند لگائے البتہ ایک دو باتیں آپ نے خود ایجاد کیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ احمدیت کی وجہ سے معاشرہ میں تلخی پیدا ہو گئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس تمام کاروبار میں آپ کا سب سے بڑا سیاسی ہتھیار یہی تھا۔ اسی لئے آپ نے مسئلہ زیر بحث کے مذہبی پہلو کو تو بجنسہٖ ذرا ردو بدل سے اپنا لیا۔ مگر معاشرہ میں تلخی کے موضوع پر زور دینے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ اور اپنی تقریر و تحریر میں یہاں تک کہہ دیا کہ وہی فسادات شروع ہو جائینگے۔ جو ہندو مسلم میں ہوتے رہے ہیں۔

یہ ایک نئی اپج اور محض سید صاحب کے دماغ کی اختراع تھی۔ کیونکہ احمدیت کی ساٹھ ستر سالہ زندگی میں ایسا خیال شاذ و نادر ہی کسی ذہن میں آیا ہوگا۔ اور نہ گزشتہ واقعات ہی اس کی تائید کرتے ہیں کہ کسی قدر و پیمانہ پر ایسی چپقلش ہوئی ہو جس کو "ہندو مسلم فسادات" کی مثال کہہ سکتے ہیں۔ یا جس کو معاشرہ میں ایسی تلخی کا نام دیا جا سکتا ہے۔ کہ جس کی وجہ سے ملک میں زندگی وبال جان ہو گئی ہو۔

سید صاحب نے اس امر پر اتنا زور دیا ہے کہ فسادات کی تحقیقاتی عدالت میں بھی بار بار اس کو دہرایا گیا۔ یہاں تک ہمارا اثر ہے کہ عدالت بھی نادانستہ طور پر ضرور اس سے اثر پذیر ہوئی ہے۔ جیسا کہ رپورٹ کی بعض عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے۔

کچھ عرصہ ہوا تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر مجلس عمل کے مکش صاحب نے "محاسبہ" اور جماعت اسلامی کے نعیم صدیقی صاحب اور ملک سعید صاحب نے "تبصرہ" فرمایا اور اپنے اپنے اخبارات میں شائع کرنے کے علاوہ انہیں کتابی صورت میں بھی شائع کیا۔ چنانچہ جماعت اسلامی کے تبصرہ میں پھر اس امر پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ اور سراسر وضعی اور بے بنیاد مسئلہ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

ذیل میں ہم اس کے متعلق مولانا جلال الدین صاحب شمس کی کتاب موسومہ "تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر ایک نظر" جو حال ہی میں الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ نے شائع کی ہے۔ اور جس میں رپورٹ کے خلاصہ کے علاوہ ایسی غلط فہمیوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ جو تحقیقاتی عدالت کے سامنے اسلامی جماعت اور دوسرے مخالفین نے پیش کیں۔ اور عدالت اس سے کسی حد تک متاثر ہوئی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ایک اقتباس درج کرتے ہیں جس میں اسلامی جماعت کے اس الزام کا مختصر مگر مسکت جواب دیا گیا ہے فھو ھذا

"معاشرہ میں تلخی"

مولفین تبصرہ نے ان امور کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ اس سے "مسلم معاشرے کے اندر ایک دوسرا منظم معاشرہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی توسیع سے خاندانوں اور برادریوں میں تفریق بھی بڑھتی جاتی ہے۔ ایک ہی کنبے کے افراد میں شادی بیاہ بند ہوتا ہے[1] الخ

ہمارا اسالٹھ سالہ تجربہ ہے کہ دیہات اور شہروں میں احمدی جن جن برادریوں سے تعلق رکھتے تھے۔ احمدیت کی وجہ سے ان کے تعلقات برادری میں کبھی فرق نہیں آیا۔ اگر شاذ و نادر کے طور پر کوئی تلخی کا واقعہ ہوا بھی تو وہ محض مولویوں کی انگیخت پر ہوا۔ ورنہ ان کے درمیان اختلاف افکار و خیالات تک ہی رہا۔ اور ظاہری معاملات میں ان کا تعلق محبت و پیار اور حسن سلوک کا رہا۔

کیا مولفین تبصرہ کے لئے یہ زیبا تھا کہ وہ معاشرہ میں تلخی کا سوال اٹھاتے۔ جبکہ خود ان کی جماعت کے عقائد و خیالات سے معاشرہ میں جو تلخی پیدا ہوتی ہے اس کی کیفیت مولانا مودودی صاحب نے یہ بیان کی ہے کہ ان کی جماعت میں داخل ہونے کے بعد ارکان جماعت کو اپنے اقربا سے اور شوہروں کو اپنی بیویوں سے علیحدہ ہونا پڑا اور

"اس بناء پر بعض والدین نے اپنے اکلوتے جگر گوشوں کو گھر سے باہر کر دیا ..... بعض بے دین شوہروں نے اپنی بے گناہ بیویوں کو معلق کر کے چھوڑ دیا۔"[2]

اسی کتاب (روداد جماعت اسلامی حصہ سوم) کے صفحہ ۵۳ پر لکھتے ہیں:۔

"اس مسلک کو عموماً اختیار کرتے ہی آدمی کا قریب ترین ماحول اس کا دشمن بن جاتا ہے۔ اس کے اپنے والدین اس کے بھائی بند اس کی بیوی اور بچے اور اس کے جگری دوست سب سے پہلے اس کے ایمان سے قوت آزمائی کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات اس مسلک کا پہلا اثر ظاہر ہوتے ہی آدمی کا اپنا گہوارہ جس میں وہ نازوں سے پلا تھا۔ اس کے لئے زنبور خانہ بن کر رہ جاتا ہے"۔

اور افراد جماعت کے متعلق جماعت کو یہ نصیحت کرتے ہیں

"یہی آپ کے دوست ہوں یہی آپ کے غم خوار ہوں۔ ان کے سوا دوسروں کے ساتھ آپ کا تعلق دوستی اور محبت کا نہ ہو"۔[3]

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر ایک نظر صفحہ ۲۰۶ تا ۲۰۸)

رمضان میں کمزوری ترک کرنے کی تحریک

دوستوں کی خدمت میں یاددہانی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

میں نے شروع رمضان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تجویز کے مطابق دوستوں سے تحریک کی تھی۔ کہ وہ رمضان میں اپنی کسی کمزوری کو ترک کرنے کا عہد کریں۔ اور پھر اس عہد پر پختگی سے قائم ہو جائیں۔ اس کمزوری کو کسی پر ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ بلکہ اظہار کرنا خدا تعالیٰ کی صفت ستاری کے خلاف ہے۔ صرف اپنی کسی کمزوری کو سامنے رکھ کر دل میں خدا تعالیٰ سے عہد کیا جائے۔ کہ آئندہ میں اس کمزوری سے اجتناب کروں گا۔ اب چونکہ رمضان کا آخری عشرہ شروع ہے۔ جو خاص الخاص برکات کا زمانہ ہے۔ اس لئے اس نوٹ کے ذریعہ دوستوں کو یاددہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ جن بھائیوں اور بہنوں کو توفیق ملے۔ وہ ان مبارک ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بابرکت تجویز سے فائدہ اٹھا کر خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں چونکہ ہمارا خدا سبوح و قدوس ہے۔ اس لئے وہ پاک لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ اور پاک بننے کا یہی طریق ہے۔ کہ انسان اپنی کمزوریوں کو ترک کرکے نیکیوں کو بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیں اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے۔ اور ہم سے راضی رہے۔ اور ہمارا انجام بخیر کرے آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۴/۵/۵۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں خطوط لکھنے کے متعلق ضروری ہدایت

جن احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط لکھنا ہو وہ حسب ذیل امور کو ملحوظ رکھ کر خط دفتر پرائیویٹ سکرٹری ربوہ ضلع جھنگ کے پتہ پر بھجوا دیا کریں۔ ان کے خطوط ایک اور لفافے میں بند کر کے حضور کی خدمت میں ولایت بھجوا دیئے جایا کریں گے

(۱) خط ایک دو سطروں کے ہوں

(۲) پیڈ کے صفحہ کے ۱/۴ حصہ سے زائد نہ ہوں۔

(۳) باریک کاغذ پر ہوں

(۴) صاف خط میں ہوں اور شوخ سیاہی سے لکھے ہوئے ہوں۔

خاکسار عبدالرحمٰن انور پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ربوہ ضلع جھنگ

[1] تبصرہ صفحہ ۱۸۵
[2] روداد جماعت اسلامی حصہ سوم صفحہ ۲۴
[3] روداد جماعت اسلامی حصہ [illegible] صفحہ ۱۱۹

اسلامی نظام کا ایک بنیادی اصل

خلفاء کے فیصلے واجب الاطاعت ہیں

جماعت احمدیہ اس اسلامی اصل کے احیاء کے لئے قائم ہوئی ہے۔

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین

تحریک احمدیت ان معنوں میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے۔ کہ احمدیت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اسلامی تعلیمات اور اسلامی اصولوں کا احیاء فرمایا ہے۔ اور اسلام کا درخشندہ چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

اسلامی نظام دنیوی نظاموں سے قدرے اختلاف رکھتا ہے۔ کیونکہ اسلامی نظام کی بنیاد کتاب الٰہی پر ہے۔ اور اس نظام کی اساس نبی اور رسول کا وجود ہوتا ہے۔ اسلامی نظریہ یہ ہے کہ اس کائنات کا خالق و مالک اللہ تعالےٰ ہے۔ وہ رب العالمین ہے۔ اسی کا حق ہے کہ جملہ اشیاء کی ربوبیت کے لئے قانون مقرر فرمائے۔ اور انسانوں کے حقوق و واجبات کے حدود متعین فرمائے۔ پس اصل حکومت اور اقتدار صرف اللہ تعالےٰ کا حق ہے۔ جو رب العالمین ہے اللہ تعالےٰ نے جس روحانی نظام کو قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ اور جس کی بنیاد شریعت کے اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ وہ نظام بنیادی طور پر طوعی نظام ہے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فرستادہ کو بھیجتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی کے لئے شریعت نازل فرماتا ہے۔ لوگ اوائل میں اس فرستادۂ برحق کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور اس کے مشن کو ناکام و نامراد بنانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ ہاں سعادت مند روحیں اس مشعل ہدایت کے گرد جمع ہو جاتی ہیں۔ ان کی تعداد ابتدا میں نہایت قلیل ہوتی ہے۔ مگر وہ بڑھنے والے وجود ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ہر روز بڑھتے جاتے ہیں۔ اور ان کی تنظیم مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جاتی ہے۔ دشمن کو اس محکم دیوار میں شگاف پیدا کرنے کا موقعہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس تنظیم کی بنیاد خود نبی کا وجود ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ سے براہ راست کلام پاتا ہے۔ نبی کا تقرر انسانوں کی آراء اور ان کے انتخاب سے نہیں ہوتا۔ وہ محض اللہ تعالےٰ کے اصطفاء سے نبی بنتا ہے۔ لوگوں کا اتنا ہی فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ ایمان لائیں کہ اللہ تعالےٰ نے اس شخص کو نبی منتخب فرمایا ہے۔ وہ اس اقرار کے ساتھ اس نبی کی اطاعت کے پابند ہو جاتے ہیں:

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ایک بشر ہونے کے باوجود وحی پانے کی وجہ سے انسانوں کا مطاع ہوتا ہے اور اس کی اطاعت ہی اللہ تعالےٰ کی اطاعت کا معیار ہوتی ہے فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ کہ جس نے رسول کی اطاعت کی۔ اسی نے درحقیقت اللہ تعالےٰ کی اطاعت کی۔ قرآن مجید نبی کو انسان قرار دیتا ہے۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ میں ایک انسان ہوں مجھے بھی بعض معاملات میں اسی طرح نسیان ہوتا ہے جس طرح دوسرے لوگوں کو ہوتا ہے انسی کما تنسون۔ پھر حضور نے فرمایا کہ ایسا ممکن ہے۔ کہ میرے پاس دو جھگڑنے والے آئیں۔ ان میں سے ایک زیادہ بولنے والا اور بات کو واضح رنگ میں پیش کرنے والا ہو۔ اور میں اس کی تقریر کے نتیجہ میں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ حالانکہ حق اس کا نہ ہو۔ لیکن میرے اس فیصلہ سے جو واقعہ کے مطابق نہیں۔ اس شخص کے لئے جائز نہیں ہوگا۔ کہ وہ میرے فیصلہ کو آڑ بنا کر دوسرے کا حق تلف کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو آگ کا ٹکڑا لے گا۔ اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے اس احتمال کو تسلیم فرمایا ہے۔ کہ آپ سے غلط فیصلہ ہو سکتا ہے کیونکہ درحقیقت ہر قسم کی غلطی اور ہر قسم کے نسیان سے پاک اللہ تعالےٰ کی ذات ہی ہے۔ اور وہ ہر پہلو سے واحد یگانہ ہے۔

اس حقیقت کے باوجود کہ غلطی سے پاک صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ نبی سے غلطی کا صدور ممکن ہے اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیماً۔ کہ یہ لوگ ہرگز ایماندار قرار نہیں پا سکتے۔ جب تک کہ وہ اپنے تمام معاملات میں تجھے حَکَم تسلیم نہ کریں۔ اور تیرے ہر فیصلہ کو بلا چون و چرا شرح صدر سے منظور نہ کریں۔

اس آیت قرآنی کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر فیصلہ کا واجب الاطاعت ہونا واضح ہے۔ ظاہر ہے کہ اس آیت سے یہ حقیقت باطل نہیں ہو جاتی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انسان ہیں۔ اور آپ سے فیصلہ میں غلطی کر جانے کا امکان ہے۔

دونوں باتیں بیک وقت درست ہیں۔ فیصلہ میں غلطی کر سکنا بشریت کا خاصہ ہے۔ اور خدا کی توحید کے مدنظر یہ کہنا درست ہے کہ صرف اللہ تعالےٰ ہی غلطی اور خطا سے پاک ہے۔ لیکن پیغمبر کے فیصلہ کی تعمیل اور بلا چون و چرا اسے تسلیم کرنا ایمان کی علامت ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ انسانی فیصلوں میں غلطی کے امکان کے باوجود آخری سند نبی کا وجود ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے فیصلوں کو آخری حیثیت حاصل ہو۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ جبکہ نبی کا فیصلہ بلا چون و چرا تسلیم کیا جائے

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی روانگی پر

آج آدھی رات کا عالم بڑا بیتاب تھا
اس طرح پہلو میں دل تڑپا کہ رونا آگیا

جانے والے! ضبطِ غم کو آزمانا ہی پڑا
آج تیرے ہجر کا صدمہ اٹھانا ہی پڑا

سوئے گردوں مائل پرواز تھا تیرا جہاز
اور ادھر سجدہ کناں تھی خاک پر روحِ گداز

جن فضاؤں سے یہ طیارہ گزر کر جائیگا
حافظ و ناصر ہوا بس کا اُن فضاؤں کا خدا

آج کی شب کتنے دل سیماب بن کر رہ گئے
کتنے آنسو گوہرِ نایاب بن کر بہہ گئے

اس سفر کی منزلیں خود ناز اٹھائیں گی ترے
اُن گنت مضطر دعائیں ساتھ جائیں گی ترے

غائبانہ بھی نگاہوں نے تجھے رخصت کیا
کتنی بے تابانہ آہوں نے تجھے رخصت کیا

فی امان اللہ ہمارے رہبرِ گردوں خرام
منتظر ہیں پہلی منزل پر ترے اہلِ شام

[illegible]

اس لئے قرآن مجید نے نبی کی اطاعت کا عام حکم ہی نہیں دیا۔ بلکہ مومنوں کے لئے لازمی ٹھہرایا ہے۔ کہ وہ نبی کے فیصلہ جات اور اس کے احکام کو شرح صدر سے قبول کریں۔ اس جگہ کوئی شخص یہ کہنے کا حق نہیں رکھتا کہ شرائط بیعت میں جو اقرار لیا گیا ہے۔ اس کے الفاظ تو ولا یعصینک فی معروف ہیں۔ یعنی امور معروفہ میں نبی کی اطاعت لازمی ہے۔ ان الفاظ سے استنباط کیا جا سکتا ہے۔ کہ شاید نبی غیر معروف کا حکم بھی دے سکتا ہے۔ اور اس میں بیعت کرنے والے پر پابندی عائد نہیں ہوتی۔ یہ استدلال سراسر غلط اور قرآن کریم کی تعلیم کے منافی ہے۔ قرآن کریم انبیاءؑ کو معصوم قرار دیتا ہے۔ اور ان سے غیر معروف کے صدور کو ناممکن بتلاتا ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ آیت ولا یعصینک فی معروف کے یہی معنے ہیں۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر حکم معروف ہے۔ اور اس میں آپ کی اطاعت لازمی ہے۔

مختصر یوں ہے۔ کہ اسلامی نظام میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ذیل میں ہی نبی کی اطاعت آتی ہے۔ اور انسانوں میں سے پہلا اور سب سے بڑا مطاع نبی ہوتا ہے۔ نبی اسلامی نظام کا آدم ہوتا ہے۔ وہ اس کا موجد اور بانی ہوتا ہے۔ وہ انسانوں کا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا خلیفہ اور نمائندہ ہوتا ہے۔

نبی کے بعد اسلامی نظام خلافت میں منتقل ہو جاتا ہے۔ نبی کی وفات پر اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کے منشاء کے مطابق مومنوں کی جماعت نبی کا جانشین انتخاب کرتی ہے۔ یہ انتخاب ایک طرف آیت استخلاف کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کا تجویز کردہ ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف امرھم شوریٰ بینھم کے ماتحت اس میں کسی نہ کسی رنگ میں انسانی تجویز اور انتخاب کا حصہ ہوتا ہے۔ نبی کی وفات پر گداز دلوں کے ساتھ مومنوں کی جماعت اپنے میں سے اتقیٰ اور اعلم انسان کو خلیفہ تجویز کرتی ہے۔ یہ خلیفہ نبی کا روحانی قائم مقام ہوتا ہے۔ نبی کے بعد امر جماعت اس کے سپرد ہوتا ہے۔ اسلامی نظام نبی کی اطاعت کے حقوق کو خلیفہ کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ اور مومنوں سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ رسول کے خلیفہ کی بھی اطاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کہ اے مومنو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ اور رسول اور اولوالامر کی اطاعت کرو۔ اس آیت میں اطیعوا کا لفظ دو مرتبہ وارد ہوا ہے۔ اور تین قسم کے وجودوں کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ (۲) رسول (۳) اولوالامر

پہلا اطیعوا خالص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے ہے، جس میں کوئی شریک نہیں۔ یہ توحید کا مقام ہے۔ دوسرا اطیعوا اللہ تعالیٰ کے رسول اور اولوالامر کی اطاعت کے حکم پر مشتمل ہے۔ چونکہ یہ دونو انسان ہیں۔ اور اولوالامر کی اطاعت خالص نیابتی اطاعت ہے۔ کیونکہ وہ رسول کا جانشین ہے۔ اس لئے اسے علیحدہ طور لفظ اطیعوا لا کر بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ الرسول کے بعد واوٗ عاطفہ لا کر اس اطیعوا میں شامل کر دیا گیا ہے۔ نیز اس میں یہ بھی اشارہ کیا گیا۔ کہ اولوالامر کی اطاعت سے روگردانی کرنے والا درحقیقت اطاعت رسول سے منحرف ہے۔ اس حکم اطیعوا کی تعمیل اور تکمیل کے لئے جس طرح رسول کی اطاعت لازمی ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ خلیفہ کی اطاعت بھی لابدی ہے۔

ہمارے مندرجہ بالا بیان سے ثابت ہے۔ کہ اسلامی نظام میں خلیفہ واجب الاطاعت ہے۔ اس کے فیصلوں کو ماننا اور پورے شرح صدر سے ان کی تعمیل کرنا ضروری ہے۔ چونکہ وہ نبی کا روحانی جانشین ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے فیصلے بلا روک ٹوک نافذ ہوں گے۔ اور سارے مسلمان ان فیصلوں کی پابندی کے مکلف ہوں گے۔ اسلام کے دورِ اول میں یہ اصول ہمیشہ کارفرما نظر آتا ہے۔ بے شک اولین خلفاء کے پاس اقتدار بھی تھا۔ اور ایک رنگ کی ایک حکومت بھی ان کو حاصل تھی۔ مگر یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ان کی اطاعت امت مسلمہ اس وجہ سے نہ کرتی تھی۔ کہ وہ بادشاہ ہیں۔ بلکہ اس لئے کرتی تھی۔ کہ وہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین ہیں۔ ان کے فیصلوں کا ماننا مسلمانوں پر فرض ہے۔ غلطی کے امکان کا جو مفروضہ ہم سطور بالا میں نبی کے فیصلوں کے متعلق ذکر کر آئے ہیں۔ وہ مفروضہ خلفاء کے فیصلوں میں بدرجہ اولیٰ مسلم ہے۔ لیکن بایں ہمہ ان کی اطاعت اور ان کے فیصلوں کا مانا جانا امت کا دستور العمل قرار پا چکا ہے۔ مسلمانوں نے بڑی بڑی قربانیاں دے کر اس اصول کو قائم رکھا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کا فیصلہ تھا کہ مرتدین سے جنگ کی جائے۔ اور ہر قیمت پر ان کا مقابلہ کیا جائے۔ بڑھتی ہوئی رَو کے مقابلہ پر اس میں بہت سے خطرات نظر آتے تھے۔ اور مسلمانوں کے لئے بہت سی دقتیں تھیں۔ مگر اولوالعزم خلیفہ کے اس فیصلہ کو مسلمانوں نے ہر قربانی دے کر نافذ کیا۔ اور واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ وہی فیصلہ خیر و برکت کا موجب تھا۔ اسی طرح حضرت اسامہ رضؓ کا لشکر سمیت دور دراز شام کی سرحد پر لڑنے کے لئے اس خطرناک وقت میں بھیجا جانا بظاہر نادرست بات نظر آتی تھی۔ مگر خلیفہ برحق حضرت ابوبکر رضؓ کے فیصلہ کر دینے پر سب مسلمانوں کی گردنیں اس کے آگے جھک گئیں۔ مشورہ دینے اور اپنی رائے پیش کر دینے کی حد تک سب آزاد ہیں۔ اور اسلامی حریت و مساوات اس کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ ہر مسلمان اپنی آزادانہ رائے پیش کر دے۔ لیکن جب خلیفہ اپنا فیصلہ صادر کر دے، تو پھر سب بلا چون و چرا اس فیصلہ کی تعمیل کو اپنا شعار بنا لیں۔ یہی روح ہے جو ہمیں خلافت راشدہ میں مخلص صحابہ میں کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

اور یہی وہ اسلامی اصل ہے۔ جو نظام دین کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے۔ ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ اس اصل کے قیام کے لئے جب بعض سرکش لوگوں نے آواز اٹھائی۔ تو خلفاء راشدین رضؓ نے اس کا سختی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے اپنی جان تک کی قربانی دیکر بھی اس اصل کی حفاظت کی۔ حضرت عثمان رضؓ سے باغی یہی چاہتے تھے۔ کہ وہ معزول ہو جائیں۔ اور یا پھر ان کی حسب مرضی فیصلے کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شہید ہونا منظور کر لیا۔ مگر خلافت کے اس واجب الاطاعت مقام کا استخفاف منظور نہ کیا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو قائم فرمایا تھا۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبی اور خلیفہ کی اطاعت کسی دنیوی شان و شوکت کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ بلکہ اس محبت کی بناء پر ہوتی ہے۔ جو ان کے لئے مومنوں کے دلوں میں جاگزیں ہوتی ہے۔ دنیاوی منافع اور ذاتی میلانات اگر ان کی اس محبت پر غالب آنا چاہیں۔ تو غالب نہیں آ سکتے۔ کیونکہ دینی بناء پر یہ محبت بہت گہری اور مضبوط ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ خیار ائمتکم الذین تحبونھم وھم یحبونکم وتدعون لھم وھم یدعون لکم (مسلم) کہ تمہارے بہترین امام وہ ہیں۔ جن سے تمہیں محبت ہے۔ اور ان کو تم سے محبت ہے۔ تم ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہتے ہو۔ اور وہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ یہ وہ بنیادی اینٹ ہے۔ جس پر خلفاء کی اطاعت کا محل تعمیر ہوتا ہے۔ دنیا میں جابر بادشاہ بھی اپنی اطاعت کرا لیتے ہیں۔ صاحب اقتدار عدالتیں اپنے احترام کے لئے لوگوں کو قید و بند میں ڈال دیتی ہیں۔ مگر یہ دنیوی اطاعت اور یہ دنیوی احترام ظاہری ہوتا ہے۔ لیکن انبیاء اور خلفاء کے ساتھ مومنوں کو عقیدت کا تعلق ہوتا ہے۔ ان کی محبت ان کے دلوں کی گہرائیوں میں قائم ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی اطاعت قلبی جذبات کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ جوں جوں کوئی شخص نبیوں اور خلفاء راشدین رضؓ کی معرفت میں کم ہوتا جاتا ہے۔ اس کی یہ محبت بھی مرجھاتی جاتی ہے۔ اور اسکی اطاعت کا یہ معیار بھی گرتا جاتا ہے۔ اب اس کا نفس اس کے سامنے یہ سوال لے آتا ہے۔ کہ اب جب خلیفہ کے فیصلہ میں غلطی کا امکان ہے۔ تو اس کے ہر فیصلہ کی تعمیل کیوں ضروری ہے۔ اب اسے آہستہ آہستہ خلیفہ کے فیصلہ میں غلطیاں نظر آنے لگتی ہیں۔ خلفاء پر کیا موقوف ہے۔ ایسے لوگ پھر سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سامنے کھڑے ہو کر کہہ دیتے ہیں۔ کہ آپؐ نے یہ فیصلہ غلط کیا ہے۔ اس فیصلہ میں تقوی اللہ کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ اسلامی تاریخ میں ہمیں شاذ طور پر ایسے لوگ نظر آتے ہیں، مگر یہ مخلصین کی جماعت نہ تھی۔ یہ وہ لوگ تھے جنہیں ذاتی طور پر اپنی بعض خواہشوں سے محروم ہونا پڑا۔ اور انہیں نظر آیا۔ کہ نبی یا خلیفہ کے فیصلہ کی وجہ سے ہمیں یہ نقصان پہنچا ہے۔ ان کی نفسانیت ان پر غالب آ گئی۔ اور محبت و عقیدت کا نازک پیوند آہستہ آہستہ کمزور ہو کر شکستہ ہو گیا۔ جس کا اظہار کبھی کبھار ان کی زبانوں سے بھی ہو گیا۔ بہرحال یہ ایسے ہی لوگ تھے جن کو امت نے بحیثیت مجموعی کبھی اچھے لوگ قرار نہیں دیا۔ اور نہ ہی ان کو قابل تقلید ٹھہرایا ہے۔ امت محمدیہ نے ایسے لوگوں کو غلط کار قرار دیا ہے۔ اور اسلامی نظام کے اس اصل کو ہمیشہ قائم رکھا ہے۔ کہ خلفاء واجب الاطاعت ہیں۔ ان کے فیصلوں کو قبول کرنا اور واجب التعمیل ماننا لازمی ہے۔ اسلامی نظام کے بنیادی اصولوں میں سے یہ ایک زریں اصل ہے۔

درخواست دعاء

مکرم جناب سیٹھ محمد عبدالحی صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر تقریباً عرصہ بیس سال سے مرض دمہ کے مریض ہیں۔ اب یہ نوبت آ گئی ہے۔ کہ روزانہ دس بارہ اور کبھی پندرہ انجکشن دینے پڑتے ہیں۔ تب بھی دمہ کے مرض کے حملے نہیں رکتے۔ اور جسمانی صحت حد درجہ گر گئی ہے۔

اس لئے میری عاجزانہ التجا ہے۔ کہ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب موصوف پر کامل رحم فرمائے۔ اور انہیں اس مرض سے صحت کاملہ و شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔

محمد اسماعیل مولوی فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر

انسانی فطرت اور اسلام

(از مکرم صلاح الدین صاحب بنگالی متعلم جامعۃ المبشرین)

فطرت انسانی کے متعلق دنیا میں مختلف قسم کے نظریات قائم ہیں۔ ہندوؤں کا نظریہ اور قسم کا ہے۔ تو عیسائیوں کا اور طرح کا ہے۔ اور بدھوں کا خیال اور ہی زعیت کا ہے۔ لیکن اسلام کا نظریہ اس بارہ میں ان سب نظریات سے بالکل جداگانہ ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ انسان فطری طور پر نیکی کا میلان لے کر پیدا ہوا ہے۔ ہاں بگاڑنے سے وہ بگڑ بھی جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سورۃ التین میں فرماتا ہے۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین۔

ہم نے انسان کو صحیح فطرت اور احسن قویٰ کے ساتھ پیدا کیا۔ لیکن اس کے باوجود جب وہ اپنی صحیح فطرت کو غلط استعمال کرکے بگاڑ پیدا کر لیتا ہے۔ تو بطور سزا ہم اسے ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ پس اسلامی نظریہ کے مطابق انسان نیک فطرت لے کر پیدا ہوا ہے۔ اس کی فطرت میں برائی کا کوئی عنصر نہیں رکھا گیا۔

فطرت کے متعلق ہندوؤں کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان اپنے سابق کرموں کا پھل بھگتنے کے لئے دنیا میں آتا ہے ان کے نزدیک جو اچھے اور تندرست آدمی ہیں وہ بھی درحقیقت بدی سے پوری طرح آزاد نہیں۔ ورنہ وہ جونوں کے چکر سے آزاد کر دئے جاتے۔ ان کا دوسری جون میں آنا بتاتا ہے کہ وہ گناہ کے اثر سے مبرا نہیں ہیں گویا تناسخ کی رو سے ہر انسان کی فطرت میں گناہ کا اثر کم و بیش ضرور موجود ہے۔ عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انسان بھلائی کا میلان لے کر ہی پیدا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ پہلے انسان آدم اور حوا سے ہی گناہ سرزد ہو گیا تھا۔ اس لئے اب ہر انسان کے ورثہ میں گناہ آگیا ہے کیونکہ انسان پیدا ہی اس طور پر ہوا ہے کہ وہ ماں باپ سے ورثہ کا اثر ضرور لیتا ہے اور چونکہ پہلے ماں باپ نے ہی ورثہ میں گناہ دیدیا ہے۔ اسلئے اب اس کی فطرت میں گناہ چلا آتا ہے۔ بدھ مذہب کا خیال اس بارہ میں یہ ہے کہ انسان پیدا تو برائی کا میلان لے کر ہی ہوا ہے۔ البتہ سدھارنے سے وہ سدھر بھی جاتا ہے۔ الغرض فطرت انسانی کے متعلق کئی قسم کے نظریات ہیں مگر اسلام کے سوا باقی سب نظریات کا کسی قدر اختلاف کے ساتھ نقطۂ مرکزیہ یہی ہے کہ انسان فطری طور پر گناہ پسند ہے۔ ہاں صرف اسلام ہی

یہ کہتا ہے کہ انسان کی فطرت نیک ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اسے قوائے حسنہ عطا کئے ہیں مگر بدقسمتی سے بعض مسلمانوں کا بھی یہ خیال ہے کہ انسان کی فطرت میں ہی گناہ کا میلان رکھا گیا ہے۔ چنانچہ "ملت" کی ایک گزشتہ اشاعت میں محمد اسلم صاحب فیروزپوری نے "مذہب کی ضرورت" کے زیر عنوان انسان کی تعریف میں یہ رائے ظاہر کی تھی کہ "انسان ابتداء سے گناہ پسند واقع ہوا ہے۔ گناہ کے جذبات اس کی طبیعت کا یوں سمجھئے کہ ایک عنصر اعظم ہے وہ نیکی سے بھاگتا ہے اور بدی کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس کے نزدیک ہر وہ چیز محبوب ہے جو اپنے اندر برائی کا پہلو رکھتی ہے"۔ یہ تو اسی قسم کا نظریہ ہے جو بدھ لوگ پیش کرتے ہیں۔ اگر انسان کے دماغ میں اس قسم کا خیال راسخ ہو جائے تو وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو کر آئندہ نیکی کے لئے کوشاں نہ ہو سکے گا۔ اور اگر غلطی کرے گا تو اپنی اصلاح ناممکن سمجھے گا اسلئے اسلام اس قسم کے نظریہ کا قائل نہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ محترم اسلم صاحب قرآن مجید کی بعض ایسی آیات سے جن میں انسان کی بے صبری اور جلد بازی کو خلق اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ متاثر ہو کر اس قسم کے نظریہ کے قائل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے خیال کی تائید میں اسی قسم کی آئتیں پیش کی ہیں یا پھر عوام الناس کی طرح شاید ان کا بھی یہ خیال ہو کہ انسان بشر ہے اور بشر کا کام غلطی کرنا ہے۔ لیکن اسلام کی صحیح تعلیم ہمیں یہی سکھاتی ہے کہ انسان ابتداء سے برائی پسند نہیں ہے بلکہ وہ صحیح فطرت لے کر پیدا ہوا ہے۔ اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ اسلام کا نظریہ صحیح اور عقل کے مطابق ہے یا یہ خیال کہ انسان ابتداء سے گناہ پسند ہے۔

یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ قرآن کریم میں بعض ایسی آیات بھی ہیں۔ جن سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں اللہ تعالےٰ نے ہی ایسا عنصر رکھدیا کہ جس کے نتیجہ میں وہ راہ اعتدال سے بھٹک جاتا ہے۔ مثلاً ختم اللہ علی قلوبھم کی آیت ہے۔ لیکن اس قسم کی آیات جن میں خدا تعالےٰ نے اس قسم کے کام کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ وہ اس لحاظ سے ہے کہ چونکہ نتائج پیدا کرنے والا خدا تعالےٰ ہے اور وہی مسبب الاسباب ہے۔ اسلئے وہ بعض اوقات انسان کے فعل کو اپنی طرف منسوب کر دیتا ہے۔

یہ سوال سلجھانے کی کوشش کرے۔ کہ انسان کی فطرت نیک ہے یا وہ بری فطرت لے کر پیدا ہوا ہے۔ جب ہم بچوں کی فطرت پر نگاہ دوڑاتے ہیں۔ تو ہمیں یہ بات نظر آتی ہے کہ بچے خود جھوٹ بولتے بلکہ دوسروں کو جھوٹ بولتے دیکھکر وہ اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کے اندر ذاتی طور پر جھوٹ، چوری، خیانت یا کسی اور برائی کا مادہ نہیں ہوتا۔ اگرچہ بعض دفعہ بچہ ایسی حرکت کرتا ہے۔ جو بری ہوتی ہے۔ مثلاً وہ کسی کی چیز اٹھا لاتا ہے۔ مگر اس سے ہم اسکی فطرت کو برا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ہم اسی کو برا کہہ سکیں گے۔ جو دوسرے کی ملک کا مفہوم سمجھتا ہو۔ اور پھر ایسا کرتا ہو۔ جب ہم بچے کو سمجھا دیتے ہیں کہ دوسرے کی چیز پر تصرف نہیں کرنا چاہیئے۔ تو وہ بھی سمجھ جاتا ہے کہ واقعی یہ بری بات ہے۔ پس انسان کی فطرت برائی پسند نہیں ہے۔

چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام حتی یعرب عنہ لسانہ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ" یعنی ہر بچہ صحیح فطرت جسے "فطرۃ الاسلام" کہا جاتا ہے لے کر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں ماں باپ کی تربیت اور ماحول کے اثر سے وہ یہودی نصرانی یا مجوسی ہو جاتا ہے۔ موجودہ زمانہ کے فلسفی فرائڈ کا بھی کچھ اس قسم کا نظریہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انسان کوئی خاص ملکہ لے کر پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ تعلیم و تربیت اور ماحول کے اثر سے مجبور ہوتا ہے۔ اس کی فطرت میں نہ برائی کا عنصر ہے نہ نیکی کا۔ جہاں تک ماحول سے متاثر ہونے کا تعلق ہے۔ اسلام اس سے انکار نہیں کرتا خدا تعالےٰ خود فرماتا ہے "کونوا مع الصادقین" مگر یہ بات کہ انسان مجبور ہے کہ حالات سے متاثر ہو۔ باطل ہے۔ اسلام کے نزدیک انسان آزاد اور خود مختار ہے۔ اسلئے وہ ماحول اور تعلیم و تربیت سے اثر نہ لینا چاہے۔ تو نہ لے۔ ــــ وہ اصل فطرت کا مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے اس قسم کے غلط نظریات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ کوئی کہتا ہے فطرت بری ہے اور کوئی کہتا ہے فطرت کوئی چیز ہی نہیں جو کچھ ہے وہ ماحول ہے۔ اور کوئی ایک طرف انسان کی بری خواہشات اور گندے اعمال اور دوسری طرف اس کی نیک خواہشات اور اچھے کاموں کو دیکھکر سمجھتا ہے کہ انسان نیکی اور بدی اور ہر دو کے عناصر کا حامل ہے ــ فطرت دراصل ان طبعی تقاضوں کا نام ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے انسان کے اندر ابتداء سے ودیعت کر دیئے ہیں۔ اور وہ سب کے سب اچھے ہیں۔ ہاں جب ان کو غلط رنگ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور موقعہ و ماحول کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ تو بے شک فطرت بگڑ جاتی ہے۔ لیکن اپنی ذات میں فطرت کوئی بری چیز نہیں۔ مثلاً فطرت کہتی ہے رحم کرو۔ لیکن فطرت یہ نہیں کہتی کہ دوسرے کی بیوی کو اڑا لو اسی طرح فطرت ہم سے صرف رحم کا تقاضا کرتی ہے۔ وہ یہ نہیں کہتی کہ فلاں پر رحم کرو اور فلاں پر رحم نہ کرو۔ یہ تو شریعت بتاتی ہے کہ یہ موقعہ رحم کا ہے اور یہ سختی کا ہے۔ اسی طرح فطرت صرف اتنا کہتی ہے کہ کھانا کھاؤ۔ فطرت یہ نہیں کہتی کہ غیر کا کھانا اٹھا لو غیر کا کھانا اگر کوئی اٹھاتا ہے۔ تو اس وقت اٹھاتا ہے۔ جب اسے بھوک لگی ہوئی ہو لیکن روٹی میسر نہ ہو۔ اس میں فطرت کا کوئی قصور نہیں۔ کیونکہ فطرت نے اسے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ کھانا کھاؤ۔ پس فطری تحریک کو آپ برا نہیں کہہ سکتے۔ ہاں جب حالات سازگار نہ ہوں اور فطرت اپنے تقاضے کے مطابق مناسب ماحول سے محروم ہو۔ تو اس وقت ہر شخص ماحول کی خرابی اور ناسازگار حالات کی وجہ سے اپنے آپ کو برائی کی آغوش میں پھینک دیتا ہے۔ ورنہ فطری تقاضے تمام کے تمام صحت مند ہی ہوتے ہیں۔ ان میں کسی قسم کی کجی نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر غور کیا جائے۔ تو یہ فطری تقاضے انسان کی بقا کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

نتیجہ امتحان مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد

پہلی سہ ماہی کے امتحان میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ۲۲ خدام شریک ہوئے ہیں اور خدا کے فضل سے تمام کامیاب ہوئے ہیں الحمد للہ۔

اول۔ مکرم سید سخاوت شاہ صاحب پشاور اور دوم مکرم محمد نصیب صاحب خارث نوشہرہ آئے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی خدام اس سے بڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کریں گے صوبہ کے لحاظ سے ۲۲ خدام کی تعداد خوشکن نہیں۔ آئندہ امتحان کے لئے جملہ قائدین مجالس زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک کریں۔ مرکز کی طرف سے آئندہ سہ ماہی کے امتحان کا نصاب مقرر ہوتے ہی تمام قائدین کتب منگوانے کا بندوبست کر لیویں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

عبد الستار خادم نائب صدر

خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد نوشہرہ چھاؤنی

ہم کیوں حج نہ کریں؟

"جہاں اپنے بعض بھائیوں کو حج نصیب ہونے کی خبر سُن کر ہم خوش ہوتے ہیں وہاں ساتھ ہی ہمیں یہ خیال بھی کرنا چاہیئے کہ ہم کیوں حج نہ کریں۔ ہمارے اندر یہ خواہش پیدا ہونی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ ہمیں بھی حج کا موقعہ دے۔ مگر افسوس کہ حج کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹ گئی ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو حج کے لئے جاتے ہیں۔ اور اس سے ہماری جماعت بھی مستثنےٰ نہیں۔"

(ارشادات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ بتقریب عید الاضحیٰ یکم ستمبر ۵۲ء)

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی معلوم ہوتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ ان کا ادا کرنا خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور ان کا ادا نہ کرنا خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو تمام مسلمان مردوں۔ عورتوں۔ بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ بلکہ بعض معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ عید الفطر فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ یہ ادا کرے۔

اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع غلہ اور جو طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لئے نصف صاع غلہ مقرر کی ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے جو پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر عام طور پر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

اس چندہ کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیئے تا بیواؤں اور یتامےٰ کی اس رقم سے طعام اور لباس سے امداد کی جا سکے اور ان کی دعائیں آپ لوگوں کے لئے بخشش کا موجب ہوں۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو جو اس صدقہ کا مستحق ہو۔ یا مقامی احباب میں تقسیم کرنے کے بعد کچھ رقم بچ رہے۔ تو ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں۔ اس رقم کو دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ربوہ کے گرد و نواح میں غلہ کی اوسط قیمت ۔۔۔ ۹ روپے فی من ہے۔ اس کے مطابق ایک صاع کی قیمت دس آنے اور نصف صاع کی قیمت پانچ آنے مقرر کی جاتی ہے۔ ناظر بیت المال ربوہ

رمضان المبارک میں خدام کا فرض

رمضان المبارک کا آخری بابرکت عشرہ شروع ہے جس میں ملائکہ کا بکثرت نزول ہوتا ہے۔ اور آسمانی برکات کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس مقدس عشرہ سے جتنا بھی فائدہ حاصل کیا جا سکے اتنا ہی کم ہے۔ اس لئے تمام اراکین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس عشرہ سے پورا پورا استفادہ حاصل کریں اس عشرہ میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی مسنون ہے۔ اسی طرح اسلام اور سلسلہ کی ترقی کے لئے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی کامل صحت یابی کے لئے بالالتزام دعائیں کی جائیں۔ غرض اس مبارک عشرہ سے پورا پورا استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب کی اطلاع کیلئے

رمضان المبارک میں دوستوں کے خطوط مل رہے ہیں۔ میں ان کے لئے دعائیں کر رہا ہوں۔ میرا ایڈریس یہ ہے:- کوٹھی ۱۰۲ ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

محمد ابراہیم بقاپوری

سیکرٹریان مال کیلئے ضروری اعلان

بعض اہم مصالح کے پیش نظر نظارت بیت المال نے فیصلہ کیا ہے کہ چندہ عام کی وصولی کی تفصیل بھی مقامی جماعتوں سے اسی طرح حاصل کی جایا کرے جس طرح حصہ آمد کی تفصیل آتی ہے۔ پس آئندہ تمام سیکرٹریان مال کیلئے لازمی ہے کہ چندہ بھیجتے وقت چندہ عام کی رقم کی مکمل تفصیل ساتھ روانہ کیا کریں کہ اس رقم میں کس کس دوست کی طرف سے کتنی کتنی رقم شامل ہے۔ یعنی چندہ عام دینے والے کا مکمل نام۔ رقم اور اگر وہ سابقہ بقایا دار ہو۔ تو مختصر کوائف کہ کس عرصہ کا بقایا ہے تحریر کئے جائیں۔ اس اعلان سے پہلے یکم مئی ۱۹۵۵ء کے بعد جو رقوم بھیجی گئی ہوں ان کی تفصیل بھی اب بھجوا دی جائیں

ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ریلوے اسسٹنٹ چارج مین الیکٹریکل

درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۱۰ / ۶ / ۵۵ تک بنام

Secretary Pakistan Railway Service Commission, 81 – Allama Iqbal Road Lahore

تنخواہ ۱۲۵–۱۰–۲۲۵ مہنگائی و دیگر الاؤنس علاوہ۔ مجوزہ فارم درخواست قیمتی ایک روپیہ ہر ایک بڑے اسٹیشن سے مل سکتی ہے۔ شرائط ڈپلومہ الیکٹرک انجنیئرنگ۔ سہ سالہ تجربہ عمر ۱ / ۶ / ۵۵ کو ۲۰ تا ۳۵ (سول لاہور ۶ / ۵ / ۵۵) ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

یونیورسٹی سی ایس ایس کلاس

سنٹرل سپیریر سروسز پریپریٹری ایوننگ کلاس Central Superior Services Preparatory Evening Class میں داخلہ کے متعلق معلومات کیلئے بنام Adviser C.S.S. Class, in The University Oriental College Lahore لکھا جاوے۔ (سول لاہور ۷ / ۵ / ۵۵)

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) میری بیوی عرصہ دس ماہ سے بیمار ہے غشی کے دورے پڑتے ہیں۔ احباب درد دل سے رمضان المبارک میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں نیز میرے لڑکے مقبول احمد کا سالانہ امتحان اور سیر کلاس عنقریب شروع ہونے والا ہے احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد الستار شاہ چک ۲۴ ج ب

(۲) خاکسار نے محکمہ تعلیم میں ایک درخواست برائے مستقل ملازمت دی ہوئی ہے احباب جماعت سے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔ بشیر احمد احسن بھیرہ

(۳) خاکسار کے چچا زاد بھائی محمد سلطان احمد چک ۵۵ گ ب ضلع لائلپور چند دنوں سے بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ محمد طفیل ربوہ

(۴) میرا چھوٹا لڑکا نمونیا کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین سردار رحمت اللہ محلہ دار الرحمت ربوہ

(۵) میرے دو عزیزان فیض احمد صاحب نے میٹرک و خان محمد نے الیف اے کا اور میرے لڑکے عبد الستار نے بی اے ایل۔ ایس سی فرسٹ ائیر زراعتی کالج کا امتحان دیا ہے۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں۔ محمد علی بلاک ۷ شہر ڈیرہ غازیخان

(۶) میرے لڑکے اور بھتیجی نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے اور تین کا نچے الیف۔ ایس سی کا امتحان دے رہے ہیں ان کی اعلےٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ ضیاء الحق ملیر چھاؤنی

(۷) شاہ جی محمد اکبر خانصاحب احمدی جوزہ نگری تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے ایک مخلص احمدی ہیں بہت مدت سے جارحہ فالج بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے استدعا ہے کہ خانصاحب موصوف کے لئے دعا فرمائیں۔ فردوس احمدی سکنہ ترناب تحصیل چارسدہ

(۸) میرے کانوں میں آجکل سخت تکلیف ہے۔ بزرگان دین سے التماس ہے کہ میری صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ایم غلام محمد ٹیلر ماسٹر بلاک ۱۸ دی مسلم ٹیلرنگ ہاؤس سرگودھا

(۹) بندہ نے امسال جے وی کلاس کا امتحان دیا ہے احباب کرام نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد لطیف پرنامی محلہ کربلا روڈ مکان ۵۹۶ منٹگمری

ایٹمی تجربات

صحت پر اثرات کا جائزہ

اسی مہینے میکسیکو میں عالمی ادارہ صحت کی اسمبلی کا ایک اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس میں ان اثرات کا جائزہ لیا جائے گا جو ایٹمی تجربات کے باعث صحت پر پڑتے ہیں۔

ادارہ صحت کے ڈائریکٹر جنرل اور برازیل کے نامور ماہر ڈاکٹر ایم جی کینڈو اجلاس میں ۱۹۵۴ء کی کارگزاری کی رپورٹ پیش کرنے کے علاوہ حفظان صحت کے ان مسائل پر بھی روشنی ڈالیں گے جو ایٹمی تجربات کی وجہ سے معرض وجود میں آئے ہیں۔

ڈاکٹر کینڈو نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے۔

"حال ہی میں مختلف ممالک نے ایٹم اور ہائیڈروجن بموں کے تجربات کر کے نظام فطرت میں رخنہ اندازی کی جو کوشش کی ہے وہ یقیناً وسیع تر اثرات کی حامل ہوگی۔ ادارہ صحت کو اپنے دائرہ کار کے اندر ان اثرات کا جائزہ لینا ہوگا اس جائزہ کیلئے ہمیں حسب ذیل سوالات کو ذہن میں رکھنا ہوگا۔

۱۔ ایٹمی اور اسی قسم کے دوسرے مہلک تجربات سے جراثیم اور کیڑے مکوڑوں کی وسیع پیمانے پر ہلاکت عمل میں آتی ہے اس سے توازن فطرت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

۲۔ تجربات میں جراثیم کش ادویہ کے وسیع پیمانہ پر استعمال سے کیا کیا دور رس نتائج پیدا ہوں گے۔

۳۔ ایٹمی ادویہ کے استعمال میں بعض امراض کے انسداد کے لئے جو تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں ان سے آئندہ انسانی آبادی کے ان امراض کا شکار ہونے کے امکانات قریباً ختم ہو جائیں گے۔ پھر کیا ان ادویہ کا استعمال ہی نئی قسم کے امراض پیدا کرنے کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

۴۔ ایٹمی تجربات سے فضا پانی میں اور خشکی میں ایک خاص مسموم تاثر پیدا ہوتا ہے اس تاثر کو کس طریقے سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ یہ تاثر انسانی زندگی کے لئے کس قسم کے اثرات کا حامل ہے

ڈاکٹر کینڈو نے اس سلسلے میں اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ صحت کا مسئلہ تمام ملکوں اور قوموں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ بقائے انسانی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ایسا ماحول ہرگز پیدا نہ ہونے دیں جو انسانی زندگی کی نشو و نما ناممکن بنا دے۔ ایٹمی تجربات عناصر فطرت کی ہم آہنگی کے خلاف ایک بغاوت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جن علاقوں میں یہ تجربات کئے جاتے ہیں وہاں جراثیم وسیع پیمانے پر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ان میں ایسے جراثیم بھی ہوتے ہیں جن کی موجودگی فضا کو صحت مند رکھنے کے لئے ناگزیر ہے۔

علاوہ ازیں نقصان دہ جراثیم کی وسیع پیمانہ پر ہلاکت بھی عناصر فطرت کے توازن میں مداخلت اور رخنہ اندازی کا باعث ہے۔ اور اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو بدلا ہوا ماحول انسانی زندگی کو راس نہ آ سکے گا۔ نیا ماحول نئے امراض اور نئی پیچیدگیوں کا باعث ہوگا اور ان کے انسداد کے لئے کئی صدیوں کا مطالعہ اور کوشش درکار ہوگی۔

ڈاکٹر کینڈو نے کہا ہے خوش قسمتی سے ان دنوں دنیا کے تمام ممالک میں قیام امن اور مل جل کر رہنے کی خواہش تقویت پذیر ہے۔ کیونکہ اب سائنس کی ترقی اس مرحلہ پر پہنچ چکی ہے جہاں اسے کائنات ارضی کو جنت بنانے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور جہنم بھی بنایا جا سکتا ہے۔

اس دوراہے پر پہنچ کر سائنس دانوں اور ملکوں کی قسمت کے ناخداؤں کو ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرنا ہوگا کہ وہ تباہی کے غار میں لڑھکنا چاہتے ہیں یا امن و سلامتی کی وادی میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سب ملکوں کے نمائندے اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر ایٹمی تجربات کے اثرات کا جائزہ لیں گے"۔

ڈاکٹر کینڈو نے امید ظاہر کی ہے کہ جس طرح دنیا بھر کے ملکوں نے مختلف امراض پر قابو پانے میں ایک دوسرے سے تعاون کیا ہے اسی طرح ایٹمی تجربات سے (حفظان صحت کیلئے) پیدا شدہ چیلنج کا بھی سامنا کریں گے اور مشترکہ مساعی سے ان تجربات کے مہلک اثرات کا توڑ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے۔

(نوائے وقت ۱۵ مئی ۱۹۵۵ء)

کشمیر کے متعلق نہرو کو نرم رویہ اختیار کرنے کا مشورہ

مسئلہ رائے شماری سے ہی حل ہو سکتا ہے۔ نیویارک ٹائمز

نیویارک ۱۵ مئی امریکہ کے ممتاز اخبار "نیویارک ٹائمز" نے ہندوستان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ کشمیر میں رائے شماری کے مسئلہ کو معرض التواء میں ڈال رہا ہے۔ اس کے برعکس پاکستان دیانتداری سے اس مسئلہ کو پر امن طور پر حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

"نیویارک ٹائمز" نے ہندو پاکستان کے وزرائے اعظم کی موجودہ ملاقات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تنازعہ کشمیر کا تصفیہ رائے شماری سے ہی ہو سکتا ہے۔ اخبار مذکور نے اس سلسلہ میں ہندوستان کو اپنا رویہ نرم کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ نیویارک ٹائمز نے امید ظاہر کی ہے کہ موجودہ بات چیت میں پنڈت نہرو کا رویہ یقیناً نرم ہوگا۔

کشمیر ڈیموکریٹک کے صدر پنڈت پریم ناتھ بزاز نے مسٹر محمد علی اور پنڈت نہرو سے کہا ہے کہ آپ کی ملاقات سے کشمیر کے چالیس لاکھ باشندوں کے دلوں میں امید کی ایک نئی کرن پیدا ہو گئی ہے اس بدقسمت ملک کے ہر باشندے کی نظریں دہلی کی طرف لگی ہوتی ہیں اور ہر شخص بات چیت کی کامیابی کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہے۔

پنڈت بزاز نے دونوں وزرائے اعظم کو ایک ہی مضمون کے خط لکھے ہیں جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ ایشیائی افریقی کانفرنس کے اعلان کو عملی جامہ پہنا کر مشرق اور مغرب کیلئے ایک مثال پیدا کریں۔ پنڈت بزاز نے دونوں وزرائے اعظم کو یاد دلایا ہے کہ بنڈونگ میں انہوں نے تمام محکوم لوگوں کے مطالبہ آزادی کی حمایت کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

افغانستان میں روسی باشندے

پشاور ۱۵ مئی۔ افغانستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق کچھ عرصہ سے روسی باشندے کافی تعداد میں افغانستان پہنچ رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر کو فنی ماہرین اور تاجروں کے طور پر افغانستان بھیجا گیا ہے۔

مادر ترکیہ کا انتخاب

انقرہ ۱۵ مئی۔ بینا خاتون کو جنہوں نے آج سے تقریباً ۸۰ برس پہلے روسی حملہ آوروں کا بہادری سے مقابلہ کر کے اپنے گھر کی حفاظت کی تھی سال رواں کے لئے مادر ترکیہ منتخب کیا گیا ہے۔ بینا خاتون کی عمر اس وقت ایک سو سال کی ہے سارا ملک ان کے کارناموں سے واقف ہے۔

کذب شناس آلات

بنکاک ۱۵ مئی۔ تھائی لینڈ کی کابینہ نے سرکاری افسروں میں رشوت ستانی و بددیانتی کے استیصال کے پیش نظر بعض اہم وزارتوں کے دفاتر میں "کذب شناسی" کے پچاس آلات لگائے گئے تھے ان کذب شناس آلات نے خاطر خواہ کام کیا اور کئی افسر ان کے جال میں پھنس گئے ہیں۔

پاکستان ایسی گفتگو نہیں کرنا چاہتا جس سے اس کی داخلی خود مختاری پر حرف آتا ہو

افغانستان سے مصالحت کیلئے حکومت عراق کی پیشکش قبول کر لی

کراچی ۱۵ مئی۔ افغانستان سے مصالحت کیلئے حکومت پاکستان نے عراق کی پیشکش اس شرط پر قبول کر لی ہے کہ اس کی داخلی خود مختاری اور سالمیت کے بارے میں گفتگو نہیں کی جائے گی۔

وزارت خارجہ و امور دولت مشترکہ کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ عراق نے پاکستان کو یہ پیشکش کی ہے کہ افغانستان میں اس کے سفارت خانے اور قونصل خانوں پر حملوں سے جو نازک صورت پیدا ہو گئی ہے اسے ختم کرنے کی غرض سے وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنا چاہتا ہے۔ پاکستان نے عراق کی یہ پیشکش اس شرط پر قبول کر لی ہے کہ نزاعی امور کا باعزت سمجھوتہ ہو جائے۔ اسے آگاہ کر دیا گیا ہے کہ افغانستان میں پاکستانی جھنڈے کی جو توہین کی گئی ہے صرف اسی سے متعلق گفتگو کی جائے۔ یہ بات حکومت عراق پر اچھی طرح واضح ہے کہ پاکستان کسی ایسی گفت و شنید پر رضامند نہیں ہوگا جس سے اس کی داخلی خود مختاری اور سالمیت پر زد پڑتی ہے۔

اس سے قبل مصر اور سعودی عرب بھی اسی قسم کی پیشکش کر چکے ہیں۔

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ

مولانا محمد اکرم خان رکن بنا دیئے گئے

کراچی ۵ مئی وزیر اعظم پاکستان اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی نے مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے صدر مولانا محمد اکرم خاں کو مسٹر عزیز الدین احمد کی جگہ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا رکن نامزد کیا ہے مسٹر عزیز الدین نے گذشتہ دنوں اس عہدے سے استعفا دے دیا تھا۔

مصر شام اور سعودی عرب کا معاہدہ

قاہرہ ۱۵ مئی۔ مصری سفیر مقیم دمشق بریگیڈیئر محمود ریاض مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر سے سہ روزہ بات چیت ختم کرنے کے بعد واپس شام پہنچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ملاقات کے دوران انہوں نے مصر شام اور سعودی عرب کے درمیان اجتماعی دفاع اور باہمی اقتصادی معاہدہ پر بات چیت کرنے کے لئے تاریخ اور مقام کا تعین کیا ہے۔

آسٹریا کو آزادی دینے کیلئے سترہ سال کے بعد معاہدے پر دستخط ہوگئے

متعلقہ حکومتوں کی توثیق کے بعد معاہدے پر عملدرآمد ہوگا

ویانا ۱۵ مئی۔ چار بڑی طاقتوں کے وزرائے خارجہ نے کل یہاں صلحنامہ آسٹریا کے معاہدہ پر دستخط کر دیئے۔ اس طرح اب آسٹریا کو ۱۷ سال تک بیرونی قبضے کے بعد آزادی مل جائے گی۔ آسٹریا اور چار بڑی طاقتوں کو توثیق کے بعد اس معاہدے پر عملدرآمد ہوگا۔

دستخط کرنے کے بعد روس کے وزیر خارجہ مسٹر مالوٹوف نے تجویز پیش کی کہ ایسا ہی ایک معاہدہ جرمنی کے لئے کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ صلح نامہ آسٹریا کے معاہدے پر دستخط ہو جانے سے بین الاقوامی کشیدگی کم کرنے میں مدد ملے گی۔ لیکن مغربی جرمنی کی دوبارہ مسلح بندی سے اس کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریا کی طرح جرمنی کو بھی خودمختاری دے کر متحد کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مغربی طاقتوں کے وزرائے خارجہ سے کہا کہ میری حکومت جرمنی کو متحدہ کرنے کی کوششیں جاری رکھے گی۔ معاہدے پر برطانیہ فرانس، امریکہ اور روس کے وزرائے خارجہ نے دستخط کر دیئے۔ سب سے پہلے روس کے وزیر خارجہ نے دستخط کئے۔ ان کی فوجیں ۱۹۴۵ء میں آسٹریا میں داخل ہوئی تھیں۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر مالوٹوف کے بعد برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ہیرلڈ میکملن۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس اور فرانس کے وزیر خارجہ مونٹوئی پینے نے دستخط کئے۔ ان چار طاقتوں کے سفیروں نے بھی معاہدے پر دستخط کئے معاہدے کی تکمیل آسٹریا کے وزیر خارجہ کے دستخط سے ہوئی۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے دستخط کرنے کے بعد کہا کہ آسٹریا کے لوگ اس لئے خوش نہیں کہ انہیں آزادی مل گئی ہے۔ اصل میں انہوں نے آزادی خود حاصل کی ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ میکملن نے کہا کہ گزشتہ دس سال میں آسٹریا کے لوگوں نے مسلسل رسلے کا مظاہرہ کیا ہے اور آج کی تقریب آسٹریا کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ فرانس کے وزیر خارجہ پینے نے کہا آسٹریا کے لوگوں کو آزادی مل گئی ہے اس لئے ان کو چاہیئے کہ عہد کریں کہ وہ اس آزادی کی پوری پوری حفاظت کریں گے۔

چار بڑوں کی ملاقات

مسٹر چرچل کا اظہار خیال

لندن ۱۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل نے کہا ہے، کہ چار بڑے سربراہوں کی ملاقات سے پُرامن طور پر بہتر تعلقات قائم ہونے کی توقع ہے۔ وڈز سٹریٹ میں جو چرچل کا حلقہ نیابت ہے۔ انہوں نے کل انتخابات کا پہلا پیغام دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ عالمی حالات کب صحیح ہوں گے۔ لیکن اگر آپ متحد رہیں۔ تو ان کا اطمینان بخش حل نکل سکتا ہے۔ اور اس کے امکانات روشن بھی ہیں۔

مرکز میں رہائش رکھنے کا نادر موقعہ

جو دوست ربوہ میں گوشت یا سبزی کی دوکان کرنا چاہیں دفتر ہذا میں اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش کے ساتھ بھجوائیں درخواستیں ۲۸ مئی ۱۹۵۵ء تک پہنچ جائیں درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف ہونے ضروری ہیں (۱) تقسیم ملک سے پہلے کا پتہ (۲) موجودہ پتہ (۳) جو دوکان کرنا چاہیں اس کے متعلق سابقہ تجربہ (۴) کتنے سرمایہ سے اپنا کام شروع کر سکتے ہیں (۵) ربوہ میں مکان یا دوکان کی جگہ خریدی ہوئی ہے یا نہیں (۶) اپنے ہمراہ کتنے افراد رکھیں گے اور ان کے مختصر کوائف۔ (قائمقام ناظر امور عامہ)

پاکستان اور ہندوستان کے وزراء اعظم کے درمیان دوسری ملاقات

دونوں وزراء اعظم نے مسئلہ کشمیر کے مختلف پہلوؤں پر بات چیت کی

نئی دہلی ۱۶ مئی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان کل صبح دوبارہ ملاقات ہوئی۔ جو دو گھنٹے تک جاری رہی۔ دونوں وزرائے اعظم کے درمیان موجودہ سلسلے کی یہ دوسری ملاقات تھی۔ کل بھی ملاقات میں پاکستان کے وزیر داخلہ میجر جنرل اسکندر مرزا بھارت کے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد اور بھارت کے وزیر داخلہ مسٹر گوبند بلبھ پنتھ نے بھی شرکت کی۔ گزشتہ رات وزیر داخلہ پاکستان میجر جنرل اسکندر مرزا نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو بتایا کہ کل کی ملاقات میں وزراء اعظم کشمیر کے مسئلہ پر کوئی واضح بات چیت کریں گے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر محمد علی پنڈت نہرو کی قیامگاہ پر اپنی ملاقات آج بھی جاری رکھیں گے اسی ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے کل کی ملاقات میں مسئلہ کشمیر پر بات چیت کی۔ وزیر اعظم پاکستان اور بیگم محمد علی کے اعزاز میں بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے کل شام راشٹرپتی کے مغل باغ میں ایک استقبالیہ دعوت دی۔

مصری وزیر خارجہ کولمبو میں

کولمبو ۱۶ مئی۔ مصر کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی بنڈونگ کانفرنس سے واپس قاہرہ جاتے ہوئے کل یہاں پہنچے۔ ہوائی اڈے پر جن لوگوں نے ان کا استقبال کیا۔ ان میں پاکستانی ہائی کمشنر متعینہ کولمبو حاجی عبدالستار سیٹھ بھی شامل تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر محمود فوزی کولمبو میں دو روز قیام کے بعد منگل کو قاہرہ روانہ ہو جائیں گے۔

سائیگاؤں میں شہنشاہ باؤدائی کے خلاف زبردست مظاہرے

سائیگاؤں ۱۶ مئی۔ یہاں کل جنوبی ویٹ نام کے شہنشاہ باؤدائی کے خلاف اور وزیر اعظم مسٹر ڈیم کے حق میں زبردست مظاہرے ہوئے۔ ان مظاہروں کا انتظام جنوبی ویٹ نام کی انقلابی کونسل نے کیا تھا۔ موصولہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مظاہروں سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا۔ بعد میں تمام مظاہرین نے ایک جلسہ عام میں شرکت کی۔ جس میں انقلابی کونسل کے اراکین نے تقریریں کیں۔ انہوں نے باؤدائی کی پرزور مذمت کر کے اس کی معزولی کا مطالبہ کیا۔ اور وزیر اعظم مسٹر ڈیم پر زور دیا کہ وہ ملک کے سربراہ کی حیثیت سے تمام اختیارات خود سنبھال کر ملک کے نظم ونسق کو ٹھیک کریں جلسے کے بعد تمام مظاہرین وزیر اعظم مسٹر ڈیم کی قیامگاہ پر گئے۔ اور وہاں بھی انہوں نے مظاہرے کئے۔ اور نعرے لگائے۔ نعروں میں انہوں نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا۔ کہ نوآبادیاتی نظام کو ختم کیا جائے۔

کراچی ۱۶ مئی۔ مشرقی افریقہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر نواب صدیق علی خان منگل کے روز بذریعہ طیارہ یہاں پہنچ رہے ہیں۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

سیاہ ماش ثابت -/۱۳ تا -/۱۴ روپے ماش سبز ۴/۱۴ تا ۱۲/۱۴ روپے۔ مونگ ثابت -/۱۱ تا ۸/۱۱ مسور ثابت ۸/۸ روپے دال مسور ۸/۱۴ روپے چنے ۲/۷ تا ۴/۷ روپے۔ کابلی چنے -/۹ تا -/۱۳ روپے۔ گندم -/۱۱ روپے آٹا ۴/۱۱ روپے۔ گڑ -/۱۴ تا -/۱۵ شکر -/۱۴ تا -/۱۸ روپے۔ چینی دیسی -/۲۳ تا -/۲۵ روپے۔ باجرہ ۸/۸ مکی ۸/۷ روپے توریہ -/۱۶ تا ۱۲/۱۶ روپے۔ کھل توریہ ۱۲/۳ تا -/۴ روپے۔ تیل توریہ -/۴۴ روپے تیل بنولہ -/۵۰ روپے تیل ناریل -/۱۲۵ تیل تلی -/۶۸ تا -/۷۰ روپے۔ دیسی گھی -/۱۶۰ تا -/۱۶۵ تا -/۱۷۰ روپے۔ بناسپتی گھی -/۳۵ تا ۸/۳۵ روپے فی ٹین۔ صرافہ سونا ۴/۱۰۰ تا -/۱۰۵ فی تولہ (بجری) پونڈ -/۶۵ فی عدد چاندی ٹکسالی ۸/۱۵۱ روپے سو تولہ۔ چاندی -/۱۶۱ تا -/۱۶۹ روپے سیکڑہ بجری۔